نمبر ۵۳ | مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے ؛؛

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق پشاور کے جلسہ سے واپس آتے ہوئے لاہور سٹیشن پر اتر کر جب شہر کی طرف جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک تانگہ کی لپیٹ میں آکر گر پڑے۔ جس سے زبان پر سخت زخم آیا۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ کہ جسم پر کسی اور جگہ زیادہ چوٹ نہ لگی۔ میر صاحب قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے خاص طور پر دُعا کریں ؛؛

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر حیدر آباد دکن سے تشریف لے آئے ہیں ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناقص العمل انسان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے

آج سے قریباً ۴۶ سال قبل ۱۸۸۴ء کی تحریر

"دُنیا میں جو کچھ انسان رسوم کے طور پر کرتا ہے۔ وہ کچھ چیز نہیں ہے، مگر جو کچھ خالصاً مرضات الٰہیہ کے حاصل کرنے کے لئے صدق قدم سے کیا جاتا ہے۔ وُہ عمل صالح ہے۔ جس کی انسان کو ضرورت ہے عمل صالحہ بڑی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قرب احدیت حاصل ہوتا ہے۔ مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے۔ اُسی طرح عمل صالح کے برکات اُس کے آخری جز میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو شخص آخر تک پہنچتا ہے۔ اور عمل صالحہ کو اپنے کمال تک پہونچاتا ہے۔ وُہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے ہی عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہونچاتا۔ وُہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر لوگ باوجود اس کے کہ کچھ کچھ عمل صالح بجا لاتے ہیں۔ مگر برکات ان اعمال کی ان میں نمایاں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ جب تک کوئی میوہ خام ہے۔ وُہ پختہ اور رسیدہ میوہ کی لذت نہیں بخش سکتا۔ سب برکتیں کمال میں ہیں۔ اور عمل ناتمام میں کوئی برکت نہیں۔ بلکہ بسا اوقات ناقص العمل انسان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں میں جا ملتا ہے۔ جو خسر الدنیا والآخرۃ میں سو حقیقی طور پر عمل صالح اُس عمل کو کہا جاتا ہے۔ کہ جو ہر ایک قسم کے فساد سے محفوظ رہ کر اپنے کمال کو پہونچ جائے !!

(الحکم ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

سلطنت کابل میں امن وامان ہے

افغان قونصل جنرل متعینہ ہند نے اخبار زمیندار اور ہمدم کی کابل کے متعلق بعض غلط بیانیوں کی تردید میں ایک اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

کوہ دامن کا فتنہ بالکل دب چکا ہے۔ شورش آفرین کوہ دامنیوں کو قرار واقعی سزا مل چکی ہے۔ ان کی سرکوبی ہو چکی ہے جو کوہ دامنے ڈر کے مارے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ اور منتشر و پراگندہ حالت میں تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خود بخود حکومت کے رحم کے سپرد کر دیا ہے۔ جو اسلحہ اور روپیہ اس خطہ میں تھا۔ سب حکومت کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں میں بغاوت اور شرارت کے باعث بدنامی کا جو داغ اس خطہ کی پیشانی پر لگ گیا تھا۔ اسے یہ لوگ وفاداری اور عقیدت کے آنسوؤں سے دھونے کی فکر میں ہیں۔ اور پوری وفاداری واطاعت کوشی کے اظہار سے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ ایسے ہی سلیمان خیل وغیرہ قبائل بھی اپنی واجب الاطاعت حکومت کے بندہ فرمان ہیں۔ جشن تاجپوشی شایان شان طریق سے منایا گیا ہے۔ ملک میں کامل امن وامان ہے۔ رعایا بادشاہ کی رضا جوئی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں ہے۔

دو مسلمان لڑکیوں پر وحشیانہ مظالم

بیت المقدس کے ایک تازہ تار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بیروت کا ایک ظالم اور سفاک عیسائی جس کا نام عبدالرزاق ہے۔ اس جرم میں گرفتار ہے۔ کہ اس نے بیدردی کے ساتھ دو ملازم مسلمان لڑکیوں میں سے ایک کو جان سے مار ڈالا۔ دوسری کو زخمی کیا۔ واقعہ یہ ہے عبدالرزاق کا لڑکا بیمار ہو کر مر گیا تھا۔ اس نے شبہ کیا۔ کہ کسی نے اس کو زہر دے دیا ہے۔ اس نے ان دونوں لڑکیوں سے جو اس کے یہاں ملازم تھیں۔ دریافت کیا۔ تو انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اس جواب سے عبدالرزاق کو تسکین نہ ہوئی۔ اس نے خونخوار بن کر دونوں لڑکیوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کیا۔ اور گرم گرم لوہے سے ان کے تمام جسموں کو داغ دیا۔ ایک لڑکی فوراً ہلاک ہو گئی۔

مصر میں نیا مسودہ قانون انتخاب

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ شاہ مصر نے جدید نظام حکومت اور قانون انتخابات پر دستخط کر دئے۔ جس کے متعلق کابینہ کی رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ ایوان دو سو پینتیس کی بجائے ڈیڑھ سو مندوبین پر مشتمل ہوگا۔ اور سینٹ کے ۲/۵ ارکان کو ۳/۵ منتخب شدہ ارکان مقرر کریں گے۔ آئندہ پارلیمنٹ کا اجلاس چھ ماہ کی بجائے پانچ ماہ تک رہے گا۔ اور تجویز کی گئی ہے۔ کہ بادشاہ کی مخالفت و توہین کی صورت میں پارلیمنٹ کی آزادی سلب کی جائے گی۔

دیگر سفارشات یہ ہیں:۔ ووٹروں کی عمر از کم پچیس سال ہونی چاہئے۔ سینٹ یا ایوان میں سے کسی کو بھی مالی قوانین کے نفاذ کا اختیار نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کے مذہبی مقتداؤں کا تقرر بادشاہ کی طرف سے عمل میں آئے گا۔ قوانین مطابع زیادہ سخت کر دئے جائیں گے۔ پارلیمنٹ کا انتخاب دو درجے کے حقوق والے ووٹروں سے کیا جائے گا۔ جس میں پچاس ووٹروں کی طرف سے ایک مندوب منتخب کیا جائے گا۔

فلسطین کے متعلق برطانوی حکمت عملی

حکومت برطانیہ نے فلسطین کے متعلق اپنی حکمت عملی کا جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ جمعیۃ الاقوام کی منظور کردہ شرائط انتداب کے مطابق ملک پر حکومت کی جائیگی سر جان ہمپسن کو برطانوی حکومت نے بندوبست اراضی یہودیوں کے نقل مکان اور نشوونما وارتقاء کی خاص تفتیش کے لئے فلسطین بھیجا تھا۔ سر جان کی رپورٹ اور حکومت کا بیان بیک وقت شائع ہوئے ہیں۔ حکومت نے اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ کوئی دباؤ یا دھمکی ہمیں اس مسلک سے نہیں ہٹا سکتی۔ جو انتداب کی شرائط میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور کوئی طاقت ہمیں اس حکمت عملی کے جاری کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ جو فلسطین کے باشندوں عربوں اور یہودیوں دونوں کے مفاد کی ترقی پر مبنی ہو۔ چونکہ امن قائم رکھنا حکومت کے اولین فرائض میں داخل ہے۔ اس لئے جس علاقہ میں بدامنی اور بدانتظامی کے آثار پائے جائیں گے۔ انتہائی سختی کے ساتھ دبا دئے جائیں گے۔ اور فتنہ پردازوں کو عبرت انگیز سزائیں دی جائیں گی مذکورہ رپورٹ کی سفارشات کے مطابق ایک مجلس آئین ساز قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ جس میں ہائی کمشنر۔ دس سرکاری اور بارہ غیر سرکاری ارکان شامل ہوں گے۔ موخرالذکر ارکان عام طور پر ابتدائی اور ثانوی انتخابات کے ذریعہ سے چنے جائیں گے۔ اقتصادی و معاشرتی ترقی کے متعلق اس بیان میں قطعی فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اس وقت عربوں کے موجودہ طریق زراعت کے مطابق نئے تارکان وطن یہود کو زرعی اراضی بہم پہونچانے کی کوئی گنجائش نہیں سوائے ان غیر مزروعہ قطعات کے جن پر مختلف یہودی ایجنسیوں کا قبضہ ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ حکومت فلسطین کے پاس یہودی تارکان وطن کے لئے غیر مقبوضہ اراضی کے وسیع قطعات موجود ہیں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جہاں آبپاشی کا انتظام نہیں ہے۔ وہاں ایک اوسط درجے کے دیہاتی کنبے کے لئے کم از کم ۱۳۰ "دونم" (پیمانۂ زمین) زمین کی ضرورت ہے۔ قطعات زمین کو موجودہ کاشتکاروں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ اور اس رقبہ کو اس سے خارج کر دیا جائے۔ جو پہلے سے یہود کے قبضہ میں ہے۔ تبھی اوسطاً نوے "دونم" فی خاندان سے زیادہ نہیں ہوتا۔ عرب باشندے یہودی آباد کاروں کو میسر آنے والے فوائد سے محروم ہونے کی صورت میں بھی پیدائش کا تناسب اموات سے زیادہ ہونے کے باعث بلحاظ تعداد نہایت تیزی سے بڑھ گئے۔ لیکن ان کے گذارے کے لئے جو زمین تھی۔ اس میں تقریباً دس لاکھ "دونم" کی کمی آ گئی۔ اور یہ رقبہ یہودیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔

بیان مذکورہ میں لکھا ہے۔ کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے سلسلہ وار زرعی نشوونما کی ضرورت ہے۔ اگر یہودیوں کے نقل مکان سے عرب آبادی کی وجہ معاش میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ یا اگر یہودیوں کی بے روزگاری کا مزدوروں کی عام حالت پر مخالفانہ اثر پڑتا ہے۔ تو حکومت کا بدیہی فرض ہے۔ کہ ان کی آمد کو روکے۔

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

الفضل کا خاتم النبیین نمبر جس قدر چھپوایا گیا تھا۔ باہر منگوا لیا گیا ہے۔ قابل قدر نمونہ جماعت کیمل پور کا ہے جس نے کئی دن پہلے پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی۔ اور چار سو پرچہ بذریعہ تار طلب کیا۔ پھر ایک جوان ہمت دوست قادیان سے گئے۔ اور صرف ایک روز میں چار سو پرچہ لاہور فروخت کر آئے جس سے معلوم ہوا کہ اگر لاہور کے کچھ نوجوان کمر ہمت چست کر لیتے۔ تو جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا۔ ایک ہزار پرچہ منٹوں میں فروخت کیا جا سکتا تھا۔ مگر لاہور کی جماعت نے کوئی آرڈر ہی نہیں دیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی دوستوں نے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دی۔ یا وی۔ پی طلب کیا لیکن اکثر ایسے تھے۔ جن کا اصرار تھا۔ کہ پرچے بھیجدو قیمت بھیجدیں گے چنانچہ ان کے ارشاد کی تعمیل بھی کر دی گئی۔ امید ہے۔ وہ جلد حساب بے باق فرمائیں گے قیمت ۴ر فی کاپی میں کمیشن شامل ہے۔ جو پرچے اکٹھے منگوا کر فروخت کرنے والے کا حق ہے۔ (منیجر الفضل قادیان)

افسوسناک انتقال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر مدیر معاون الفضل کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۸ اکتوبر انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ تین بچے اپنی یادگار میں چھوڑ گئی ہے۔ جن میں سب سے چھوٹا صرف چند یوم کا ہے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کریں۔ ہم اس جانکاہ صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ شاکر صاحب کو صبر کی توفیق بخشے۔ اور بچوں کی عمر دراز کرے۔

فاروق کے متعلق اعلان۔ جیسا کہ اسی پرچہ میں خبر دی گئی ہے۔ مکرم میر قاسم علی صاحب اتفاقیہ چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس وجہ سے اس ہفتہ کا فاروق شائع نہ ہو سکے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۳ | قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

کانگریس اور تشدد

بہی خواہانِ ملک کا فرض

کانگریس نے اپنے لاہور کے اجلاس میں کامل آزادی حاصل کرنے کا اعلان کرنے کے ساتھ گو عدم تشدد کے پائمال اور ناکام اصل پر کاربند رہنے کا اقرار کیا۔ لیکن آئینی جد وجہد کو ترک کر کے ایسے خلاف قانون اور امن شکن افعال کا ارتکاب اپنے پروگرام میں شامل کر لیا۔ جن کا نتیجہ تشدد۔ بدامنی اور کشت وخون کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ اور عدم تشدد کا ادعار ایک بار پھر اسی طرح وسیع بدامنی اور فتنہ وفساد پر منتج ہؤا۔ جیسا کہ پہلے ہو چکا تھا۔ کیونکہ سول نافرمانی کے لئے جو صورتیں اختیار کی گئیں۔ ان کی پشت پر سیاسی بغاوت۔ اور غارت گری کی حوصلہ افزائی کارفرما تھی۔ جلسوں میں موجودہ حکومت کو الٹنے کا زبردست اشتعال دلایا گیا۔ اس کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ جلوس نکالکر "انقلاب زندہ باد" اور "موجودہ حکومت مردہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ حکومت کے خلاف مشتعل کرنے والے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ قانون نمک توڑا گیا۔ قانون جنگلات کی خلاف ورزیاں کی گئیں۔ عدم ادائے مالیہ کی ترغیب دی گئی۔ میونسپل ٹیکس ادا نہ کرنے کے لئے پروپاگنڈا کیا گیا۔ معاملہ زمین اور آبیانہ نہ دینے پر لوگوں کو ابھارا گیا۔ کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ لگایا گیا۔ سرکاری ملازموں اور حکومت کے مددگاروں کا بائیکاٹ کیا گیا اور انہیں ہر ممکن طریق سے تنگ کیا گیا۔ فوج اور پولیس کے افراد کو وفاداری سے منحرف کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ قانون کے عمل ونفاذ کو روکنے کی کوششیں عمل میں آئیں امتناعی احکام سے عدول کیا گیا۔ اور ناجائز اور خلاف قانون مقاصد کے لئے جتھوں نے دیہات میں دورے کئے۔ حالات کو بد سے بدتر بنانے کے لئے عورتوں اور بچوں کو بے دردانہ طور پر آلۂ کار بنایا گیا۔

یہ تو کانگریس والوں کے ظاہرہ اور علی الاعلان افعال تھے در پردہ بغاوت اور دہشت انگیزی کے جرائم نے اور بھی زیادہ خطرناک حالت پیدا کر دی بم اور ریوالور نے روزمرہ کے خدشہ کی صورت اختیار کر لی۔ اور ان سے کام لینے والوں کی کھلم کھلا حوصلہ افزائی اور تعریف وتوصیف کی گئی۔

ان حالات میں تمام ہندوستان کا امن وامان شدید خطرہ میں پڑ گیا۔ اور ہر حصۂ ملک کے باشندوں کی زندگی اس شورش سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اگر ان تمام متشددانہ واقعات اور ہولناک حادثات کو جمع کیا جائے۔ جو کانگریس کی موجودہ مہم کے آغاز سے لے کر اس وقت تک کے قلیل عرصہ میں سارے ہندوستان میں رونما ہوئے ہیں۔ تو قتل وغارت۔ فتنہ وفساد۔ لوٹ و مار خوف ودہشت کا ایک المناک مرقع آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرس نے باوجود ادعائے عدم تشدد کے تشدد اور بربادی کی ایک ایسی راہ کھول دی۔ جو دنیا کے بڑے سے بڑے تشدد پسندوں کی شاہراہ سے جا ملتی ہے۔

اس وقت ہم دوسرے صوبوں سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف صوبہ پنجاب میں رونما ہونے والے چند واقعات پیش کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جس عدم تشدد کے پجاریوں سے چند ماہ کے عرصہ میں ایسے افعال سرزد ہوئے۔ وہ یا تو بدترین قسم کے تشدد کو عدم تشدد قرار دے رہے ہیں۔ یا پھر دنیا کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے عدم تشدد کا ادعا کر رہے ہیں۔

گذشتہ جنوری سے اس وقت تک تشدد کے جو واقعات پنجاب میں رونما ہوئے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ لاہور میں ٹم گلی بم کیس۔ خالصہ کالج امرتسر میں حادثہ بم۔ لاہور میں ایک سرکاری گواہ کی جان لینے کی کوشش۔ شملہ کی مال روڈ پر ایک دیسی ساخت کے بم کا پھینکا جانا۔ ملتان میں پولیس کے ایک دستہ پر جبکہ وہ عدالت کی طرف سے قرقی کے احکام کی تعمیل کر رہا تھا۔ ایک بم پھینکا گیا جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ اور پولیس کے چار سپاہی زخمی ہوئے۔ سیالکوٹ میں ایک بم پھٹا جس نے بم ساز کا ہی صفایا کر دیا۔ اسی قسم کا واقعہ ملتان میں بھی پیش آیا۔ بہاول پور روڈ پر بم پھٹے۔ لدھانہ میں تین بم پکڑے گئے۔ جالندھر میں بھی اسی قسم کے بموں کا پتہ چلا۔ لائل پور کلب میں بم پھینکا گیا۔ دیسی ساخت کے بم جھنگ اور کمالیہ کے تھانوں میں پھینکے گئے۔ ضلع شیخوپورہ میں چار بم پائے گئے لاہور میں بم کا ایک واقعہ پیش آیا۔ جو سوٹ کیس بم کے نام سے مشہور ہے۔ امرتسر اور لاہور شہر میں کئی بم پھٹے۔ پنجاب کے چھ مختلف مقامات پر ایک ہی دن چھ بم پھٹے۔ راولپنڈی میں ایک جمعیت پر بم پھینکا گیا خان بہادر شیخ عبد العزیز صاحب پر لاہور میں ریوالور سے حملہ کیا گیا۔

صرف ایک صوبہ میں اتنے قلیل عرصہ میں اس قدر تشدد کے واقعات کا رونما ہونا صاف بتا رہا ہے۔ کہ کانگریس کی موجودہ تحریکیں ملک کو تباہی وہلاکت کی ایک نہایت گہری غار کی طرف لے جا رہی ہیں۔ اور اگر بہی خواہانِ ملک وقوم نے اس قسم کی شرمناک حرکات کے انسداد کی کوشش نہ کی۔ تو اس غار میں گرنا یقینی ہے۔

بے شک حکومت پوری کوشش اور توجہ سے متشددانہ کارروائیوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن حکومت کی نسبت اہلِ ملک کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ملک پر انارکی اور تباہی کو مسلط نہ ہونے دیں۔ انگریز اگر ہندوستان کو چھوڑ کر چلے بھی جائیں۔ تو ان کا اپنا ملک موجود ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ انارکی اور طوائف الملوکی پھیل گئی۔ قانون اور ضابطہ کا احترام لوگوں کے دلوں سے مٹ گیا۔ اور قانون شکنی کا دَور دَورہ ہو گیا۔ تو اہلِ ہند کا ٹھکانا کہاں ہے۔ سوچو۔ اور غور کرو۔ اور متشددانہ افعال کے انسداد کے لئے مردانہ وار کھڑے ہو جاؤ۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ گاندھی جی جو اپنی سابقہ مہم سول نافرمانی میں چورا چوری کا صرف ایک واقعہ رونما ہونے پر تحریک کو بند کر کے گوشۂ تنہائی میں جا چھپے تھے۔ اور صاف طور پر یہ اعتراف کر لیا تھا کہ اہل ہند ابھی تک پُر امن سول نافرمانی کرنے کے قابل نہیں ہیں اس وقت جبکہ بیسیوں نہیں۔ بلکہ سینکڑوں تشدد کے واقعات ہر حصۂ ملک میں ہو چکے ہیں۔ کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ اور کیوں ان پر اپنی تحریک کی ناکامی منکشف نہیں ہوتی۔ اسی طرح کانگرس کے دوسرے لیڈر بھی سب کچھ دیکھتے اور سُنتے ہوئے اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ اس قسم کے واقعات کو اپنی کامیابی کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کانگریس نے عدم تشدد کی پالیسی کا اعلان اخلاقی وجوہات کی بناء پر نہیں کر رکھا۔ بلکہ محض اس مصلحتِ وقت کی بناء پر ہے۔ کہ کانگرس اس طریق سے اپنی کامیابی کا یقین نہیں رکھتی۔ اور یہ وہ بات ہے۔ جو بڑے بڑے کانگرسی کئی بار بیان کر چکے ہیں۔ اس صورت میں تشدد کے واقعات کا انسداد اہل ملک کے لئے اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

صوبہ سرحد میں ہندوؤں کے حقوق

صوبہ سرحد میں میونسپل کمیٹیوں کے متعلق استحقاق رائے دہندگی کو وسیع کر کے ووٹروں اور منتخب شدہ ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس صوبہ میں مسلمان جن کی آبادی ۹۲ فیصدی ہے۔ حق رائے دہندگی اور انتخاب ممبری میں ہندوؤں کی ۸ فیصدی آبادی کے مقابلہ میں زیادہ حقوق حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔ لیکن ہندو جو ہندوستان کے ان صوبوں کے متعلق جہاں مسلمانوں کی قلت ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اپنے حقوق کی حفاظت کا خاص مطالبہ کرنے پر مخالفت کا طوفان برپا کئے رکھتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں اپنی آبادی کی نسبت سے بہت زیادہ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور ہندو اخبارات لکھ رہے ہیں:۔

"کیا اس میں مسلمانوں کو زیادہ حقوق تو نہیں دئے گئے۔ ہندو وہاں انتہائی قلت میں ہیں۔ ان کے تحفظ کا بھی کوئی انتظام کیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ یا فرقہ پسند مسلمانوں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔"

(پرتاپ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

ایک چھوٹے سے صوبہ میں اور اس کی بھی صرف میونسپل کمیٹیوں میں اگر ہندوؤں کو اپنی قلت تعداد پیش کر کے خاص مراعات حاصل کرنے کا حق ہو سکتا ہے۔ تو پھر سارے ہندوستان میں اور حکومت کے تمام نظم و نسق کے متعلق نافذ ہونے والی اصلاحات میں مسلمانوں کو اپنی قلت کی وجہ سے کیوں اپنی حفاظت کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں۔ لیکن جب مسلمان اس امر کی ضرورت پیش کرتے ہیں۔ تو انہیں ملک کی ترقی میں روڑے اٹکانے والے بلکہ ملک کے دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ کہہ کر خاموش کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ہندوؤں کو ہندوستان کے سیاہ سفید پر حاوی ہو بیٹھنے دو۔ پھر اپنے حقوق پیش کرنا۔ کیوں ہندو صوبہ سرحد کے متعلق اسی اصل پر کاربند نہیں ہوتے۔ صوبہ سرحد کو صحیح معنوں میں سیلف گورنمنٹ حاصل ہو بیٹھنے دیں۔ پھر ان کے حقوق کا خود بخود فیصلہ ہو جائے گا۔

پاگل جتھے کی پاگلانہ حرکات

جیسا کہ اسی اخبار میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ بتایا گیا۔ کانگرس کا ہر قدم ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے کا موجب ہوا۔ لیکن جوں جوں کانگرس اپنے مقصد میں ناکام ہو رہی ہے۔ معقولیت بلکہ انسانیت سے عاری افعال کو جائز قرار دے رہی ہے۔ حال ہی میں "پاگل جتھوں" کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ جن کا یہ کام ہوگا کہ جن مردوں اور عورتوں کو غیر ملکی کپڑے کا لباس پہنے دیکھیں۔ ان کے کپڑے پھاڑ ڈالیں۔ چنانچہ لاہور اور امرتسر میں ایسے جتھوں نے اپنے پاگل پن کا ثبوت دینا شروع کر دیا ہے۔ اور اس وقت تک کئی مردوں اور عورتوں کے کپڑے پھاڑے جا چکے ہیں۔ یہ نہایت ہی شرمناک اور فتنہ انگیز حرکات ہیں۔ اور کوئی باغیرت انسان یہ برداشت نہ کرے گا کہ اس کے کپڑے برسرعام پھاڑ ڈالے جائیں۔

اچھوتوں کے متعلق مسلمان زمینداروں کا فرض

ہم ایک عرصہ سے مسلمان زمینداروں کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ ان کے علاقہ میں جو ادنےٰ اور اچھوت اقوام کے لوگ بستے ہیں۔ اور جن کے ساتھ ہندو حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کرتے ہیں۔ انہیں اسلام کی نعمت سے مستفیض کرنے کی کوشش کریں۔ اچھوت اقوام کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے اور انسانیت کے درجہ پر لانے کے لئے یہ ایک ایسی مؤثر اور کارگر تجویز ہے کہ آریہ بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ "پرکاش" (۲۶ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"قادیانیوں کی تجویز ہے۔ کہ دیہات میں مسلم زمیندار اپنے زیر اثر اچھوتوں کو مسلمان بنانے کا کام کریں۔ اگر مسلم زمینداروں کے اندر مرزائی روح اپنا کام کر گئی۔ تو سمجھو۔ ان زمینداروں کے دیہات کے ہندو دلتوں کے دھرم کی خیر نہیں۔"

اچھوت اقوام کا وہ "دھرم" جو انہیں نہایت ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر رہا۔ اور جس کی وجہ سے وہ انسان ہی نہیں سمجھے جاتے۔ اس کی خیر منانے کی انہیں ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ اس کی خیر نہ ہونے میں ہی اپنی خیر سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے بالکل تیار ہیں۔ بشرطیکہ مسلمان زمیندار اس بارے میں اپنے فرائض کا احساس کریں۔ اور ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے میں ہر قسم کی آسانی اور سہولت بہم پہنچائیں۔

سوامی دیانند کے مسودوں کے فوٹو

آریہ سماجیوں میں یہ تحریک ہو رہی ہے۔ کہ بانی آریہ سماج کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین کے فوٹو تیار کرائے جائیں۔ تاکہ ان کی تحریروں میں کمی بیشی کا احتمال نہ رہے۔ تجویز اچھی ہے۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ وہ مسودے کونسے ہیں۔ جن کے فوٹو تیار کرائے جائیں گے۔ آریہ سماج کی سب سے اہم کتاب "ستیارتھ پرکاش" ہے جسے بعض اوقات ڈھٹائی سے وہ دیگر مذاہب کی الہامی اور مقدس کتب کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اس کے اصل مسودات کے فوٹو سب سے پہلے تیار کرائے جائیں۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو بآسانی معلوم ہو سکے گا کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں آریہ "ستیارتھ پرکاش" میں کس قدر کانٹ چھانٹ کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں "ستیارتھ پرکاش" کے کئی نہایت اہم اور ضروری احکام جنہیں آریہ پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے رشی کے ہاتھ کا لکھا ہوا پا کر شائد ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مثلاً نیوگ وغیرہ۔

سرحدی تعزیری مہم کا خرچ

گذشتہ پرچہ میں ہم گورنمنٹ ہند کی سرحدی علاقہ پر تازہ چڑھائی کے متعلق تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اسے مصلحت وقت کے خلاف قرار دے چکے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے جن اخراجات کا گورنمنٹ کو متحمل ہونا پڑے گا ان کے ناگوار اثر کا بھی ذکر کر چکے ہیں۔ تیراہ پر قبضہ کے متعلق اخراجات کا جو اندازہ لگایا جاتا تھا۔ وہ تیس کروڑ روپیہ تھا۔ اور یہ اتنی بڑی رقم ہے۔ جو صرف اسی صورت میں برداشت کرنی چاہیئے۔ جبکہ اس کارروائی کے بغیر کوئی اور چارہ نہ ہو۔

گاندھی جی کے متعلق ایک خواب

ایک صاحب محمد عبدالکریم میرٹھی نے "اہلحدیث" (۱۰ اکتوبر) میں اپنا خواب شائع کراتے ہوئے خواہش کی ہے۔ کہ اسلامی اخبارات اگر مناسب سمجھیں۔ تو اس خواب کو شائع کر دیں۔ خواب یہ ہے:۔

"ایک عالی شان مسجد میں بہت سے مسلمان نماز جماعت کی تیاری میں مصروف ہیں۔ گاندھی جی بھی مسلمانوں کے درمیان موجود ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور سب مسلمان نماز میں مشغول ہو گئے۔ گاندھی جی بھی مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے خاکسار پچھلی کسی صف میں شریک تھا۔ دوران نماز میں اتفاقاً نگاہ گاندھی جی پر پڑی۔ تو دیکھا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کے برعکس قبلہ کی طرف پشت کی ہوئی ہے۔ اسی حالت میں نماز ختم ہو گئی۔ سب مسلمان بہت خوش و خرم اور گاندھی جی کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے تھے۔ کہ انہوں نے ہمارے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں کہتا تھا۔ کہ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ ان کا رخ مشرق کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف تھی۔ مگر خاکسار کی کسی نے نہ سنی۔ گاندھی جی اٹھ اٹھ کر بااثر اور بارسوخ مسلمانوں کے پاس جا کر بیٹھتے اور انہیں اپنا ہمخیال بناتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد مسجد سے باہر چلے گئے اور بہت سے مسلمان ان کے پیچھے ہو لئے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس بالکل واضح اور صاف خواب کی جو تعبیر کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کانگرس کی موجودہ تحریک نے ان کے دماغ کو ماؤف کر کے انہیں گاندھی جی کا چیلا بنا دیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں "گاندھی جی نے بتا دیا۔ کہ وہ مسلمانوں سے مشترک امر میں ملنے کو تیار ہیں۔ اور ان کا ظاہر و باطن مختلف نہیں۔ حالانکہ خواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ان کے ساتھ اتحاد کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں سے ایک طبقہ ان کے پھندے میں پھنس چکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تعبیر سے بتا دیا۔ کہ وہ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں۔

سیرت رسول اللہ کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت آج سے تیرہ صدیاں پیشتر عرب کی ویران اور بے آب وگیاہ سرزمین میں حضرت محمد مصطفےٰ سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین رحمت للعالمین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اپنی ربوبیت عامہ کا اکمل و بین ثبوت بہم پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دیا۔ اور آپؐ کے نور سے کفر وطغیان اور نافرمانی کی ظلمت کو دور کرکے مشرق ومغرب کو منور کردیا۔ آپ کی زندگی کے واقعات اور سیرت کے تمام پہلوؤں کا مضمون میں بیان کرنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے میں بطور نمونہ چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور قرآن کریم کے گلزار پر بہار سے چند پھول چن کر اظہار عقیدت کے لئے پیش کرتا ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور سیرت کے معلوم کرنے کے مختلف ماخذ ہیں۔ ان سب میں قرآن کریم مقدم ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی قطعی اور یقینی وحی ہونے کے لحاظ سے حضور علیہ السلام کی زندگی پر خود اللہ تعالےٰ کی شہادت ہے۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ ام المؤمنین حضرت عائشۃ الصدیقہؓ سے کسی نے دریافت کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کان خلقہُ القراٰن۔ آپؐ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جو باتیں کرنے کا اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں حکم دیا ہے۔ وہ آپ کرتے تھے۔ اور جن سے منع کیا۔ ان سے رُکتے تھے۔ حضرت عائشہ الصدیقہؓ کے اس ارشاد پیش نظر نظر رکھتے ہوئے میں قرآن کریم کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات پیش کرنے کا التزام کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

رسول کریمؐ کی شخصیت

اللہ تعالےٰ نے انسان کو روح اور مادی جسم سے ترکیب دیکر پیدا کیا ہے۔ اور اس میں مختلف جذبات ودیعت کئے ہیں۔ ان میں سے ایک فطری جذبہ اپنے خالق۔ مالک اور حقیقی معبود کی تلاش کرکے اس کی معرفت حاصل کرنے کا ہے۔ دوسرا جذبہ یہ ہے۔ انسان بنی نوع انسان سے مل جل کر رہے۔ ان دونو فطری جذبات کی تکمیل کے لئے انسان اس بات کی بھی جستجو رکھتا ہے کہ اسے کوئی دستور العمل اور نمونہ مل جائے جس پر عمل کرکے اور جسے دیکھ کر وہ اپنی دونوں خواہشات کو پورا کرسکے۔ یعنی معرفت الٰہی کے ذرائع۔ اور حقوق العباد سے آگاہ ہو جائے۔ تاکہ اگر ایک طرف خدا تعالےٰ سے اس کا روحانی تعلق مضبوط ہو جائے۔ تو دوسری طرف بنی نوع انسان سے بھی اس کے تعلقات خوشگوار ہوں۔ چونکہ مذہب کی ضرورت کا احساس ایک عالمگیر احساس ہے لہذا خدا تعالےٰ ہمیشہ سے اپنی مخلوق میں سے ایسے آدمی چنتا رہا ہے جن سے وہ ہمکلام ہوکر انہیں روحانی وجسمانی ہر قسم کی ترقی کے راستہ بتاتا رہا ہے۔ اور یہ لوگ ان راستوں پر گامزن ہوکر دوسروں کے لئے نمونہ بنتے رہے ہیں۔ ایسے نمونے نبی۔ رسول۔ یا اوتار (مظہر الٰہی) کہلاتے رہے ہیں۔ ان کا وجود ہر قوم میں ملتا ہے۔ چونکہ گذشتہ زمانوں میں قوموں کے میل جول کے ذرائع میں آسانیاں نہ تھیں۔ اس لئے ہر قوم میں علیحدہ علیحدہ نبی اور رسول آتے رہے۔ لیکن جب ایسا زمانہ آنے والا تھا۔ کہ تمام قومیں آپس میں آسانی سے مل سکیں۔ اپنے خیالات ایک دوسرے پر واضح کرسکیں تو اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا۔ اور فرمایا۔ ما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیرًا ونذیرًا۔ کہ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تم بنی نوع انسان کے لئے ایک اکمل اور اتم نمونہ ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃٌ حسنۃٌ۔ کہ اے لوگو رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے نبی کہدو کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ غرضیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے رسالت نبوت کے عہدے پر مامور فرما کر آپؐ کے ذمہ یہ فرض لگایا۔ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تحفظ کا عملی نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ لوگ اس عملی نمونہ سے سبق لے کر اگر ایک طرف حقوق اللہ کو ادا کرکے باخدا انسان بن جائیں۔ تو دوسری طرف اپنی دنیاوی زندگی کو بھی خوشگوار بنا لیں۔ حضور علیہ السلام نے جو نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس جگہ بطور نمونہ صرف اس کے بعض پہلو پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنا خصوصاً مجھ جیسے ہیچمدان کے لئے ناممکن ہے۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے۔

لا یمکن الثناءُ کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قیام توحید

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقوق اللہ کا تحفظ ایسے شاندار طریق سے فرمایا۔ کہ عرب کی اکھڑ اور جاہل اور بت پرستی میں ڈوبی ہوئی قوم کو یہ تعلیم دی۔ کہ اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی ہمارا حقیقی معبود ہے۔ جن کی تم عبادت کررہے ہو۔ وہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اہل عرب نے حضور علیہ السلام کی اس تعلیم کو بشدت دبا دینے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کو طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ مگر حضور علیہ السلام کو اس کام پر مامور کرنے والا چونکہ خدا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کی قدم قدم پر تائید فرمائی۔ اور گو شروع میں آپ اکیلے اور بے یار ومددگار تھے۔ مگر جب آپ نے وفات پائی۔ تو اپنے پیچھے اپنے جاں نثاروں اور خدا کے پرستاروں کی ایک بڑی جماعت چھوڑ کر گئے۔ عرب سے شرک مٹ گیا۔ اور توحید قائم ہوگئی۔

عبادت الٰہی

حضور علیہ السلام نے عبادت کے ذریعہ حقوق اللہ کا ایسے رنگ میں تحفظ کیا۔ کہ خود خدا تعالےٰ کو آپؐ کی پاک فطرت کی بایں الفاظ گواہی دینی پڑی۔ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اے محمد کہدو میری نماز اور میری قربانی۔ میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا اور انہیں درجہ بدرجہ ترقی دینے والا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کے پاکیزہ طرز عمل اور آپ کی مقدس ضمیر کی گواہی یوں دی۔ ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفہٗ وثلثہٗ وطآئفۃ من الذین معک۔ تیرا رب جانتا ہے۔ کہ تو (اس کی یاد کے لئے) کھڑا رہتا ہے۔ نزدیک دو تہائی رات کے اور قریب آدھی رات کے اور قریب تہائی رات کے۔ اور ایک جماعت ان لوگوں کی بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔

اللہ اللہ کتنا عشق تھا آپ کو اللہ تعالےٰ سے کہ جب تمام دنیا آرام کررہی ہوتی۔ آپ اور آپ کے ماننے والے خدا کی یاد میں رات کو دن کررہے ہوتے تھے۔ کتنی بڑی شان تھی۔ اس قدسی نفس کی جس کے ماننے والوں میں بھی ایسی پاکیزگی اور محبت پیدا ہوگئی۔ سچ فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے آپکی شان میں ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ۔ کہ یہ رسول ان لوگوں کو پاک کرتا ہے۔ اور تعلیم دیتا ہے کتاب اور حکمت کی۔ پس حضورؐ کا رات کو اٹھ اٹھ کر خدا کی عبادت کرنا حضورؐ کے قدسی النفس ہونے پر ایک زبردست [illegible] ہے۔ خود [illegible] فرماتا ہے۔ ان ناشئۃ اللیل ھی [illegible]

کہ بے شک رات کا اُٹھنا نفس (امارہ) کو بہت سخت پامال کرنے والا۔ اور سیدھا کرنے والا ہے۔

دن کا شغل

یہ شہادت تو حضور علیہ السلام کے رات بسر کرنے کے متعلق ہے۔ اب دن گذارنے کے متعلق خدا کی گواہی ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ ان لک فی النہار سبحاً طویلاً۔ کہ بے شک تیرے لئے دن میں ایک لمبا اور پاکیزہ شغل ہے۔ یہ دن کا شغل کیا تھا۔ عبادات یاد الٰہی۔ تعلیم کتاب و حکمت۔ لوگوں کے نفوس کا تزکیہ۔ تبلیغ اسلام وغیرہ۔

حضورؐ کا تبتل الی اللہ

حقوق اللہ میں سے ایک حق تبتل الی اللہ یعنی دنیا سے نفرت اور خدا کی طرف منقطع ہو جانا ہے۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو حکم دیا۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ کہ اپنے رب کو یاد کرو۔ اور اس کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ پورے طور پر منقطع ہو جانا۔ پورے طور پر منقطع ہو جانے سے یہ مراد نہیں۔ کہ دنیا کو چھوڑ کر بالکل جنگل میں چلے جاؤ۔ اور اہل دنیا اور اہل و عیال سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو۔ اور مجردانہ زندگی اختیار کر لو۔ کیونکہ ایسا حکم ان خداداد جذبات اور قوتوں کی توہین ہے۔ جو خدا تعالٰے نے انسان کو عطا کی ہیں۔ کامل انسان وہی ہے۔ جو تمام پاکیزہ جذبات اور خداداد قوتوں کو کام میں لائے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے خود فرماتا ہے۔ ورھبانیۃ ن ابتدعوھا۔ کہ رہبانیت کو یعنی دنیا سے کنارہ کش ہو جانے اور مجردانہ زندگی اختیار کرنے کو بعض لوگوں نے خود اختیار کر لیا تھا۔ اور یہ بدعت ہے۔ اچھی بات نہیں۔ پس پورے طور پر منقطع ہو جانے سے مراد یہ ہے۔ کہ اس دنیا میں رہتے ہوئے تمام تعلقات کو قائم رکھو۔ مگر اس طرح کہ تمہارا ہر فعل خدا کے حکم کے ماتحت ہو۔ اور تم دنیا میں رہتے ہوئے آسمانی نظر آؤ۔ چنانچہ فرمایا۔ ما الحیوٰۃ الدنیا الا لعب ولھو۔ کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشہ ہے۔ یعنی اس دنیا کو لہو لعب کی طرح ایک عارضی ناپائدار خوشی پیدا کرنے والی چیز سمجھو۔ اور خدا کی طرف کامل طور پر جھک جاؤ۔ تاکہ حقیقی اور پائدار خوشی حاصل کرنے کے لئے اس سے تمہارا مستقل تعلق پیدا ہو جائے۔ حضور علیہ السلام پر اس تعلیم کے اثر کے ماتحت دنیا کی محبت ایسی سرد ہو گئی۔ کہ آپ پر ایمان لانے والوں پر بھی اس کا گہرا اثر ہوا۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ یا ایھا النبی قل لا زواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً۔ وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجراً عظیماً۔ (سورۃ احزاب ع ۴)

ان آیات کا شان نزول یہ ہے۔ کہ جب خیبر فتح ہو کر وہاں سے ٹیکس کی رقوم سے مسلمانوں کے گھروں میں مال کی فراوانی ہو گئی۔ تو آپ کی بیویوں نے بھی جو آسودہ حال گھرانوں کی لڑکیاں تھیں۔ خواہش کی ہم تنگی سے گذارہ کرتی رہی ہیں۔ اب جبکہ روپیہ آ گیا ہے۔ اور سب لوگوں کو حصہ ملا ہے۔ ہماری آسودگی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ یہ خواہش حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات نے آپ کے سامنے ظاہر کی۔ اللہ تعالٰے کے ارشاد کے ماتحت حضور علیہ السلام کی طرف سے ازواج مطہرات کو جو جواب دیا گیا۔ وہ محولہ بالا آیات میں مذکور ہے۔ کہ اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو۔ اگر تم دنیا کا مال اور زینت کے سامان کی خواہش رکھتی ہو۔ تو آؤ تم کو مال دے دیتا ہوں۔ مگر اس حالت میں تم میری بیویاں نہیں رہ سکتیں۔ مال لو۔ اور علیحدہ ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی محبت رکھتی ہو۔ اور آخرۃ کی بھلائی چاہتی ہو۔ تو ان اموال کا مطالبہ نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالٰے نے تم میں سے ان کے لئے جو پوری طرح خدا کے احکام کی پابندی کرنے والی ہونگی۔ بہت بڑے اجر مقرر کر چھوڑے ہیں۔ سبحان اللہ کیسے پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک دنیادار اور عیش پسند آدمی چاہتا ہے۔ کہ اس کی بیویاں فاخرہ لباس پہنیں۔ آسودگی سے رہیں۔ مگر حضور علیہ السلام پر دنیا کی محبت ایسی سرد تھی کہ آپ نے اپنی بیویوں کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا۔ کہ دنیا کی محبت کا ادنیٰ سا جذبہ بھی ان میں موجود رہے۔ چنانچہ آپ نے اس مال سے بھی انہیں محروم کر دیا جس سے باقی مسلمان مرد و عورتوں کو حصہ ملا۔ اور ان کے دلوں میں اللہ۔ رسول اور نیکی اور خدا پرستی کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا۔ کہ انہیں اپنے ہی رنگ میں رنگین کر لیا۔

کمال ہمدردی و عفو

حضور علیہ السلام لوگوں کے خدا پرست ہونے کے لئے ایسی تڑپ رکھتے تھے۔ کہ اللہ تعالٰے خود فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔ شاید تو اپنے آپ کو اسی فکر میں ہلاک کر دیگا۔ کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ کینہ فطرت لوگ حضور علیہ السلام کو گالیاں دیتے۔ اور آپ کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ مگر خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ واصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجراً جمیلاً۔ جو کچھ یہ کہتے ہیں۔ اس پر صبر کرو۔ اور ان کو عمدگی اور خوبی کے ساتھ چھوڑ دو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس پر ایسا عمل کیا۔ کہ دشمنوں کی گالیاں سنتے رہے۔ ہنسی اُڑاتے دیکھتے رہے۔ صدمات پر صدمات برداشت کرتے رہے۔ مگر ایسا صبر دکھایا۔ کہ اپنے دل کے کسی کونہ میں بھی انتقامی جذبہ پیدا نہ ہونے دیا۔ بلکہ ان کے لئے ہدایت مانگتے رہے۔ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ کہ یہ علم نہیں رکھتی۔ یعنی اللہ اور رسول کے مرتبہ اور حقوق کو نہیں پہچانتی۔

مساوات انسانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمت للعالمین کہلانے کے حقدار ہیں۔ کیونکہ آپؐ ہی وہ وجود باجود ہیں۔ جس نے قوم۔ ملک۔ نسل۔ اور رنگت کے امتیازات کو مٹایا۔ اور بنی نوع انسان میں حقیقی مساوات قائم کی۔ اسی کا آج تک یہ اثر ہے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسلمان ہر اس شخص سے بھائیوں جیسا سلوک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جو اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر ان کی جماعت میں ملتا ہے۔ مسلمان اسے شیخ (بزرگ) کا معزز خطاب دیتے ہیں۔ خواہ وہ اپنی قوم میں کس قدر ذلیل خیال کیا جا رہا ہو۔ یہ مساوات انسانی کا سبق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالٰے نے ان الفاظ میں دیا۔ جعلنا کم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ ہم نے تمہیں شاخیں اور قبیلے صرف آپس کی پہچان کے لئے بنائے ہیں۔ تم میں عزت والا اللہ کے نزدیک وہی ہے۔ جو تم سب میں زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو۔ یعنی اسلام کے نزدیک کسی شخص کو قومی نسلی۔ ملکی اور رنگت کے اختلاف پر فخر کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اسلام کے نزدیک بزرگی کا معیار صرف نیکی اور تقویٰ پر ہے۔ اس پاک تعلیم کو حضور علیہ السلام نے محض الفاظ تک ہی محدود نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اس کا نہایت واضح اور عملی ثبوت یوں بہم پہنچایا۔ کہ اپنے ایک غلام (جس کا نام زید تھا اور جسے آپ نے آزاد کر دیا تھا۔ اور وہ حضور علیہ السلام کے حسن اخلاق کو دیکھ کر آپؐ سے علیحدہ ہونا گوارا نہ کر سکتا تھا) کی شادی اپنے نہایت قریبی خاندان میں اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا سے کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس پر گھر والوں کو پرانے اثرات کے پورے طور پر صاف نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض پیدا ہوا۔ اور انہوں نے ایسی شادی کو اپنے لئے باعث عزت خیال نہ کیا۔ اس پر اللہ تعالٰے کی وحی نازل ہوئی۔ ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔ یعنی کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں۔ کہ جب قضا اللہ اور اس کا رسول کوئی کام مقرر کرے تو اپنے اپنے کام میں اختیار رہے۔ اس کا یہ اثر ہوا۔ قریشی خاندان کی اعلیٰ نسب والی لڑکی کی شادی حضرت زید سے ہو گئی۔ جو غلام رہ چکے تھے (باقی) خاکسار محمد نذیر از لائل پور

تصحیح

وصیت نمبر ۲۷۹ ۳ مندرجہ الفضل ۱۸ ستمبر میں پیر بشیر عالم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کا نام دو جگہ غلطی سے بشیر عالم و شاہ عالم چھپ گیا ہے۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی)

پیغام کی حق پوشی

ظلّی نبی اور ظل اللہ کی تمثیل

اخبار پیغام صلح کے مطالعہ کا نہ تو کبھی موقعہ ملتا ہے نہ میں خود چاہتا ہوں۔ کہ اس کا مطالعہ کروں۔ کیونکہ اس میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ جس میں غیر مبائع حضرات خاص لذت محسوس کرتے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ میرے بھائی نے مجھے ایک پرچہ ۱۹ اگست ۱۹۳۷ء کے پیغام کا دیا جس میں میرے ایک مضمون کا جواب درج تھا۔ جو الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء میں چھپا تھا۔ جواب تو کیا تھا۔ اپنی تہی دستی کا ثبوت دیا تھا۔ صرف ہٹ دھرمی کی لاج قائم رکھنے کے لئے اخبار کے کالم سیاہ کئے گئے تھے۔ جو ناظرین کے انصاف اور تفنن طبع کے لئے مع تبصرہ پیش کرتا ہوں۔

میں نے از راہ ہمدردی "حضرت امیر پیغام" کی ایک فاش غلطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مشورہ دیا تھا۔ کہ ظلی نبی صفت موصوف ہے۔ اور ظل اللہ مضاف مضاف الیہ۔ مولوی صاحب موصوف نے صفت موصوف کے مقابلہ میں مضاف مضاف الیہ کی مثال پیش کرنے میں غلطی کی ہے۔ اور اس مثال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تردید نہیں ہوتی۔ اس مضمون میں میں نے صرف مولوی صاحب کی غلطی کو واضح کیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت ثابت کرنا مقصود نہ تھا۔ ورنہ ہمارے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے ثبوت میں بے شمار دلائل ہیں۔ جو پیش کئے جا سکتے تھے۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر کافی لکھا جا چکا ہے۔ مگر پیغام کی خوش فہمی ملاحظہ ہو کہ اس کو نبوت کا ثبوت سمجھ کر اس پر بحث شروع کر دی اور اصل بات کو چھوڑ دیا۔ یا یہ کہ خطرہ محسوس کر کے گاڑی کی لائن بدل دی۔ اور گاڑی کو کچے سائڈنگ پر چلا دیا۔ چاہیئے تو تھا۔ کہ اصل مضمون پر "حضرت امیرؒ" یا کوئی حاشیہ نشین یہ ثابت کرے۔ کہ ظلی نبی صفت موصوف نہیں۔ بلکہ مضاف مضاف الیہ ہے۔ اس لئے مضاف مضاف الیہ کے مقابل پر تمثیل درست ہے۔ یا یہ کہ صفت موصوف کی تمثیل فلاں قاعدہ کے رو سے مضاف مضاف الیہ کے مقابل پیش ہو سکتی ہے۔ مگر اسے چھوڑ کر ایک غیر متعلق بحث شروع کر دی گئی۔ جس پر پہلے کافی سے زیادہ لکھا جا چکا ہے۔ پیغام نے میرے متعلق لکھا ہے۔ کہ میں صفت موصوف اور مضاف مضاف الیہ کی الجھن میں پڑ گیا۔ مگر حقیقت میں خود وہ اس الجھن سے نکل نہ سکا۔ نہ قیامت تک نکل سکیگا۔ آپ نے اپنی خفت مٹانے کے لئے خوبصورت گھوڑے کی مثال سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ شروع کر دیا۔ اور اس مثال سے حضرت مسیح موعودؑ کو افضل بتانا چاہا۔ حالانکہ یہاں بھی اس کی علمی پردہ دری ہوتی ہے یہ مثال صفت موصوف کے لئے پیش کی گئی تھی۔ نہ کہ اسم تفضیل کے لئے۔ اور اگر پیغام اسے تفضیل میں بھی لیجائے تو خوبصورت تفضیل نفسی ہے۔ نہ تفضیل بعض ہے۔ نہ تفضیل کل۔ پس پیغام کی فضیلت کی بنیاد متزلزل ہے۔ اور عقل کا پردہ چاک۔ یا تو اسم تفضیل اس کے فہم سے بالاتر ہے۔ یا ناواقفوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ اگر "حضرت امیرؒ" کو صفت موصوف سمجھانے کی ضرورت ہے۔ تو پیغام کو اسم تفضیل سمجھنے کی ضرورت۔

پھر لکھا ہے۔ کہ مجھے ظلی نبی کے مفہوم میں غلطی لگی ہے۔ حالانکہ پیغام خود نبوۃ کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحقیر کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کا بھی مرتکب ہو رہا ہے۔ پیغام نے ثناء اللہ کا بروز بننے کی پوری کوشش کی ہے اور حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھا ہے "کہ ہم ظلی نبی کو بمعنی ظل نبی لیتے ہیں"۔ گو یہاں پر پھر یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ صفت موصوف مضاف مضاف الیہ کس قاعدہ کے رو سے بن گیا۔ کیونکہ ظلی نبی صفت موصوف ہے۔ اور ظل نبی مضاف مضاف الیہ۔ آپ جو چاہیں ظلی نبی کے معنے کریں۔ مگر عرض یہ ہے۔ کہ جب آپکی تحریر خود آپکے لئے سند نہیں۔ تو ہم پر کیسے حجت ہو۔ جبکہ خود ظلی نبی کو آپ لوگ نبی لکھ چکے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ کاٹ چکے ہیں۔ جواب آپکے لئے سند نہیں۔ تو آپ ہم سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ ہم آپ کے ایجاد کردہ ظلی نبی کو تسلیم کرینگے۔ آپنے ہم پر یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ ہم نے حضرت صاحب کی کتب کو منسوخ قرار دیا ہے۔ سو یہ بھی افتراء محض ہے۔ کیونکہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کو منسوخ نہیں جانتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر تحریر کو واجب العمل سمجھتے ہیں۔ البتہ جس بات کو حضورؑ نے خدا کے حکم کے مطابق خود منسوخ قرار دیا۔ اسے حضور ہی کے حکم کی تعمیل میں ہم بھی منسوخ جانتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسےٰؑ کے آسمان پر جانیکا عقیدہ۔ اور ظلی نبی کو محدث سمجھنے کا عقیدہ۔ مگر آپ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کی بجائے مخالفت پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ اور اسے اپنا فخر جانتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسےٰؑ کی پیدائش کے متعلق جسے حضرت مسیح موعودؑ نے صاف اور واضح الفاظ میں بغیر باپ پیدا شدہ تسلیم کیا ہے اور آخر وقت تک اس عقیدہ پر قائم رہے ہیں۔ مگر آپ لوگ اس کی تردید کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ اگر آپ بہانہ جوئی کی راہ سے عذر کریں۔ کہ یہ ایک اجتہادی عقیدہ ہے۔ الہام کے الفاظ نہیں۔ تو ظلی یا بروزی نبی کے الفاظ کس الہام میں ہیں۔ اور آپ لوگ وحی الٰہی میں صریح الفاظ نبی۔ رسول اور نذیر کے ہوتے ہوئے کیوں انکی تردید پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ قاضی محمد یوسف صاحب نے کیا سچ فرمایا ہے ؎

اپنے مطلب کی کہے گو میرزا وہ بھی درست،
نور دینؓ سے ہوا گر حل مدعا وہ بھی درست،
جس جگہ دونوں کو پایا اپنے مطلب کے خلاف،
بے تامل ترک کر دی اقتدا وہ بھی درست،

ورنہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو خود ظلی نبی کو نبی قرار دیا ہے۔ نہ کہ غیر نبی۔

پیغام نے ظلی نبی کو ظل نبی کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے ایک حوالہ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ کا پیش کیا ہے۔ اور تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب اس کی پیروی (امتی کی) کمال کو پہنچتی ہے۔ تو اس کو ایک ظلی نبوت (خدا) عطا کرتا ہے۔ جو کہ نبوت کا ظل ہے"۔ مگر اس حوالہ میں آپنے حسب عادت تحریف سے کام لیا ہے۔ بریکٹ میں دو لفظ "امتی کی" اور "خدا" تو آپ نے اصل میں بڑھا دیئے۔ مگر ایک لفظ جو آپ کی تردید کے لئے کافی تھا۔ اسے چھوڑ دیا۔ وہاں لکھا ہے۔ جو کہ نبوۃ محمدیہ کا ظل ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کہ پیغام نے زائد لفظ بڑھانے کے باوجود اصل عبارت میں سے لفظ "محمدیہ" کو کیوں حذف کیا۔ وہ کونسی مصیبت اس لفظ سے آنے والی تھی۔ وہ میں ظاہر کئے دیتا ہوں۔ چونکہ نفس نبوت اور نبوت محمدیہ میں ایک بیّن فرق ہے۔ اور نبوت محمدیہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ کیونکہ آپؐ ہی خاتم النبیین ہیں۔ اور تمام انبیاء کی نبوت بمقابلہ نبوت محمدیہ جزوی نبوت ہے۔ گویا آپ روحانیت کے شہنشاہ ہیں۔ اور دیگر انبیاء بمنزلہ بادشاہ کے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپکی تحت روحانیت کے بادشاہ ہیں۔ فرق یہ ہے۔ کہ دیگر انبیاء مختص القوم و مختص الزمان تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ پر یہ پابندی نہیں۔ اگر اس مثال سے یہ خطرہ ہے۔ کہ پیغام اپنی خوش فہمی کے باعث مختص القوم و مختص الزمان کی صفات سے دیگر انبیاء کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر افضل ثابت کرنا شروع کر دے۔ جیسے لفظ خوبصورت پر کیا تھا۔ تاہم اگر پیغام اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ تو اسی صفحہ پر یہ عبارت بھی پڑھ لے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت"۔ نیز استفتاء صفحہ ۱۵ پر یہ عبارت بھی ملاحظہ کرے۔ سمانی اللہ نبیاً تحت فیض النبوۃ المحمدیۃ۔ واوحیٰ الی ما اوحیٰ فلیست نبوتی الا نبوتہ۔

پس پیغامی اپنے عقیدہ پر ناز کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوۃ کا بھی انکار کر دیں۔ مگر ۔ ۔ ۔ ۔ کیا۔

پیغام نے دوسرے دو حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کئے ہیں۔ جو ولی کے تعریف میں ہیں۔ مگر ان سے حضرت صاحب کے نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ ولایت نبوت کے اندر موجود ہے۔

ع۔ چونکہ آمد صد نود ہم پیش ماست

ناواقفوں کو دھوکہ دینے کے لئے غیر مبایع ہمیشہ مجدد محدث ولی وغیرہ کے الفاظ پیش کیا کرتے ہیں۔ چوتھے حوالہ میں بعض افراد کے لفظ سے پیغام نے دھوکہ کھایا ہے۔ یا دھوکہ دینا چاہا ہے۔ وہ بعض افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ نہ کوئی اور۔ کیونکہ آپ نے خود فرمایا ہے۔ کہ "اس امت سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں" اگر آپ لفظ بعض افراد پر اڑتے ہیں۔ اور جمع کے معنوں میں لیتے ہیں۔ تو سنئے۔ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں بھی افراد ہیں۔ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کی وحی پر غور کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی پڑھ لیں۔

؎ میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پھر اس کے ساتھ قرآن مجید کی یہ آیت بھی پڑھ لیں۔ ان ابراھیم کان امۃ قانتًا للّٰہ حنیفًا۔ امید ہے اس جمع سے آپ کی خاطر جمع ہو جائیگی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حوالہ میں لفظ خطاب سے بھی آپ لوگوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ مجھے مسیح موعود علیہ السلام کا خطاب دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ آپ لوگ مسیح موعودؑ ہونے سے بھی انکار کردیں۔ آپ لوگ خدا کے خطاب کو بھی انسانی خطاب کی طرح بے حقیقت خیال کرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیر میں آپ لوگوں کو خاص لطف آتا ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے"۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ جن نشانات سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہوسکے۔ ان سے ایک نبی کی نبوت بھی ثابت نہ ہو۔ آپ ظلی نبی، ظل نبی (پیغام کا ایجاد کردہ) ولی، فنافی الرسول، صاحب مکالمہ و مخاطبہ ہم معنے و مترادف قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکالمہ و مخاطبہ کی نسبت فرماتے ہیں۔ "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"۔ جس سے آپ کی مساویات غلط ثابت ہوتی ہیں۔ دراصل ظلی نبی۔ ظل نبوت محمدیہ، امتی نبی، صاحب مکالمہ و مخاطبہ کثیرہ۔ نبی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ...... ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ و امور غیبیہ سے حصہ پالیتے۔ تو نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے ...... احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱) پیغام نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہم ظل نبی کو حل کریں۔ چونکہ یہ لفظ نہ قرآن میں ہے۔ نہ حدیث میں۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں۔ یہ صرف پیغام کی ایجاد ہے اس لئے ہمیں اس کے حل کرنے کی ضرورت نہیں۔ پیغام نے جس حوالہ کے ذریعہ ظل نبی کا ہیولا بنانا چاہا ہے۔ وہ بھی ظل نبوت ہے نہ ظل نبی۔ خواہ پیغام کے نزدیک نبوت اور نبی میں کچھ فرق نہ ہو۔ مگر فرق ضرور ہے۔ اور یہ ظل نبوت محمدیہ ہے۔ جو نبوت ہے۔ نہ کہ غیر نبوت۔ جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "مگر وہ نبی اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالےٰ کے نزدیک نبی ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۶) اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی نبی کو نبی ہی قرار دیا ہے۔ مگر خدا کے نزدیک نہ کہ پیغامیوں کے نزدیک۔ معلوم نہیں۔ غیر مبایع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تردید پر زور دیتے ہوئے اس وحی الٰہی کو کیوں بھول جاتے ہیں۔ ویقول الکافر لست مرسلا۔

مضمون نامکمل رہیگا۔ اگر میں پیغام کے اس سوال کا جواب نہ دوں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل سے نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ تو خدا کے ظل سے خدا کیوں نہیں پیدا ہوسکتا۔ اگر خدا کسی کو علم و عقل سے عاری نہ کردے۔ تو یہ اصول عام ہے۔ کہ جہاں محال واقع ہو۔ وہاں تاویل کرنا ضروری ہے۔ چونکہ کوئی انسان خدا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہم ظلی خدا نہیں مان سکتے۔ مگر انبیا انسان ہوتے ہیں۔ اور انسان نبی ہوسکتا ہے۔ اور انسان کا نبی ہونا محال نہیں۔ پس جب منہاج نبوت سے احادیث صحیحہ سے۔ وحی الٰہی سے کسی کی نبوت ثابت ہو جائے۔ تو ظل اللہ کے وہم سے اس کی نبوت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

آخر میں ناظرین کی تفریح کیلئے پیغام کی ایک زبردست دلیل پیش کر کے داد طلب کرتا ہوں۔ پیغام لکھتا ہے "میرج الدین صاحب بناء فاسد علی الفاسد کے مصداق ہیں۔ اگر وہ ظلی نبی کے مفہوم کو سمجھ لیتے تو انکو مغالطہ نہ لگتا۔ اسی لئے انکے لئے انکی مثال خوبصورت گھوڑے والی...

کٹک میں ایک مخلص احمدی کا انتقال

جماعت احمدیہ کٹک کے جنرل سیکرٹری میرے برادر اکبر جناب منشی سید گوہر علی صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ۱۹۰۱ء میں کی تھی۔ گذشتہ جمعہ کے دن اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے مولا کریم سے جاملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم مرحوم بڑے ہمت والے اور جوشیلے احمدی تھے۔ میرے والد صاحب اور دیگر غیر احمدی اقرباء ہمیشہ کوشاں رہے۔ کہ برادر مرحوم کو احمدیت سے پھسلائیں۔ مگر مرحوم روز بروز استقامت میں ترقی کرتے گئے۔ خدا نے انہیں احمدیت کا اتنا جوش دیا تھا۔ کہ مساجد اور مقابر کے مقدمات میں انہوں نے یہاں کی جماعت میں سب سے بڑھکر جانی اور مالی قربانی کی۔ اور خدا نے احمدیت کو غالب ہی کر دکھایا۔ مرحوم خلافت اولیٰ اور ثانی دونوں کے فدائی تھے۔ اور ہمیشہ منکران خلافت کی روش پر تاسف کرتے رہتے۔ قادیان شریف کی زیارت کا شوق از حد تھا۔ افسوس کہ مرحوم اپنے سینہ میں ہی اس شوق کو لیتے گئے۔ سرکاری ملازمت سے قریب آٹھ دس ماہ کے ہوئے سبکدوش ہو کر پنشن لے کر آگئے تھے۔ ملازمت کی گرانباری کے ساتھ آپ نہایت خوبی کے ساتھ کٹک کی جماعت کے سکرٹری کا کام انجام دیتے رہے۔ اور اس خوبی سے اپنے کام کو انجام دیا کرتے تھے۔ کہ آج ہم اُن کی خدمت کا اعتراف کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ الفضل تنگی و تکلیف ہر حالت میں ضرور اپنے نام پر جاری رکھتے۔ اور ضرور دیکھا کرتے۔ مرحوم کا ایک لڑکا چودہ پندرہ سال کا یادگار رہے۔ اور تین لڑکیاں اور مرحوم کی بیوہ ہیں۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ اور ان کے پسماندوں کے صبر جمیل کے لئے مولا کریم سے ملتجی ہوں۔ والسلام

(عاجز خاکسار سید محمد حسین احمدی ۱۳ اکتوبر)

یتیم بچوں کو تعلیم کیلئے امداد کی ضرورت

بعض یتیم و مسکین طالبعلم جو اچھے محنتی اور ہوشیار ہیں تعلیم کی غرض سے یہاں رہتے ہیں مگر انجمن کے وظائف محدود ہیں۔ اس لئے سب کو نہیں دیئے جاسکتے۔

اگر ہمارے احمدی احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ کہ متوسط درجہ کے تھوڑی تھوڑی رقم اور ذی استطاعت کچھ زیادہ انکی تعلیم کو جاری رکھنے کیلئے ایک سال کیلئے مقرر فرمائیں۔ تو تین چار بچوں کی تعلیم جاری

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت رسول کریمؐ کے کامیاب جلسے

لاہور میں ۲۶ اکتوبر زیر صدارت سر چوہدری شہاب الدین صاحب پریزیڈنٹ پنجاب کونسل حبیبیہ ہال میں نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ ہال بھر جانے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو واپس جانا پڑا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی عبدالسلام صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ لالہ رام چند صاحب مینچندہ ایڈووکیٹ۔ پروفیسر سردار موہن سنگھ ایم۔اے۔ پروفیسر یو۔ این بال صاحب ایم۔اے نے تقریریں کیں جناب پنڈت دکشتر پرشاد صاحب فدا۔ بی۔اے۔ نے نعت پڑھی۔ جناب صدر نے پنجابی میں تقریر کی (خاکسار فضل کریم بی۔اے)

ماڈل ٹاؤن (لاہور) ۷ بجے شام جلسہ منعقد ہوا جلسہ کے صدر دیوان کھیم چند صاحب بیرسٹر ایٹ لاء سیکرٹری ماڈل ٹاؤن سوسائٹی تھے۔ لیکن ان کے تشریف لانے سے تھوڑی دیر قبل مسٹر الیشور چندر نندا بی۔اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ حاضرین میں ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ ماڈل ٹاؤن کے سب طبقوں کے لوگ موجود تھے۔ تقریر کے بعد دیوان صاحب نے قاضی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ ایسے جلسے آئندہ بھی ہوا کریں۔ (رشیدہ بیگم از ماڈل ٹاؤن)

پہاڑ گنج (دہلی) جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور حافظ عبدالسلام صاحب احمدی نے تقریریں کیں۔ جنہیں لوگوں نے نہایت شوق سے سُنا۔ (غلام حسین)

انبالہ۔ زیر صدارت بابو عبدالرحمٰن صاحب جلسہ ہوا۔ پنڈت رام چندر صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول۔ جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری مولوی فاضل بی۔اے قادیان کی دلچسپ تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار عبدالغنی)

پانی پت۔ جلسہ زیر صدارت نواب ناصر احمد خانصاحب ہوا۔ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب۔ مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب نے تقریریں کیں۔ جناب خواجہ سجاد حسین صاحب خلف مولانا حالی صاحب کی جانب سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل)

پاک پٹن:۔ زیر صدارت سید محمد شاہ صاحب ایم۔اے۔ ایل ایل۔بی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن

نے تقریر کی۔ جو بڑی دلچسپی سے سُنی گئی۔ (نامہ نگار)

منٹگمری۔ مستورات کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کا پہلا اجلاس زیر صدارت مسز نذیر احمد صاحبہ اور دوسرا مسز کرم چند صاحبہ عیسائی منعقد ہوا۔ (۱) مسز چوہدری محمد شریف صاحبہ۔ (۲) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ لیڈی ڈاکٹر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ آمنہ بیگم صاحبہ و بشیرہ بیگم صاحبہ نے اپنے مضامین پڑھ کر سُنائے۔ (خاکسار سیدہ محمودہ خاتون)

متھرا۔ ۲۶ اکتوبر جامع مسجد متھرا میں جناب بشیر احمد خان صاحب۔ جناب سلیم اللہ خان صاحب۔ جناب عبدالغنی صاحب۔ جناب اے۔ ڈے۔ خانصاحب اور میرے انتظام سے جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبدالحی صاحب عارف نے دو گھنٹہ شاندار تقریر کی۔ ملٹری چھاؤنی میں بھی ۲ جلسے کامیاب طور پر ہوئے۔ (خاکسار عبدالکریم سب اسسٹنٹ سرجن متھرا)

لاہور چھاؤنی۔ زیر صدارت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ (۱) خاکسار۔ (۲) حمیدہ خاتون صاحبہ (۳) فہمیدہ خاتون صاحبہ (۴) اور دختر قاضی زین العابدین صاحب ٹیلیگراف انسپکٹر نے مضامین پڑھ کر سنائے سب بہنوں نے ملکر نعتیں پڑھیں۔ (خاکسار ام کلثوم)

والٹن ٹریننگ سکول لاہور۔ زیر صدارت جناب حاجی نظام الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکیم دین محمد صاحب اکونٹنٹ لاہور چھاؤنی۔ سید محمد یٰسین شاہ صاحب۔ محمد اسمٰعیل صاحب کلرک ٹریننگ سکول لاہور کے علاوہ مسٹر امرناتھ صاحب شکل نے بھی تقریر کی۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل)

منگھو پیر۔ (کراچی) ۲۶ اکتوبر ۳۰ء بعد نماز عصر سیرت خاتم النبیین پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دو لیکچر ہوئے۔ ایک لیکچر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کا ہوا۔ اور دوسرا حاجی خان صاحب یوسف زئی کا۔ ہر دو لیکچر سندھی زبان میں ہوئے۔ اور دلچسپی سے سُنے گئے۔ (نامہ نگار)

سانبھر۔ زیر صدارت جناب قاضی غلام نبی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بابو رام پرشاد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کی خوبیوں پر تقریر کی۔ دوسری تقریر منشی عبدالغفور صاحب کی تھی۔ جو خاص دلچسپی سے سُنی گئی۔ جلسہ میں چھوہارے تقسیم

کئے گئے۔ (قاضی لطیف حسین عثمانی)

میانوالی۔ ۲۶ اکتوبر زیر صدارت ملک مولا بخش صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی فضل کریم صاحب مولوی فاضل کا لیکچر ہوا۔ دوسری تقریر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی ہوئی۔ نیز شیخ عبدالقادر صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ میانوالی کی دلچسپ تقریر بھی ہوئی۔ بعد نماز مغرب ایک نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ (نامہ نگار)

رینالہ اسٹیٹ۔ بوقت دو بجے دن زیر صدارت جناب سردار چندا سنگھ صاحب کپتان چک $\frac{4}{10 \cdot 9L \cdot 80}$ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام حسین صاحب (۲) چودھری حاکم علی صاحب (۳) چودھری اصغر علی صاحب۔ (۴) بھائی آتما سنگھ صاحب سوداگر چوب (۵) قریشی عبداللہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار سراج الدین رینالہ اسٹیٹ)

سانڈھن۔ مولوی عبدالحی صاحب امیر جماعت و علاقہ نے چونکہ ۲۶ اکتوبر کو متھرا میں تقریر کرنی تھی۔ اس لئے آپ نے اس جگہ ۲۵ اکتوبر کو جلسہ کر کے سیرت خاتم النبیین پر تقریر فرمائی۔ (خاکسار سکندر خان ملکانہ)

چونڈہ۔ ۲۶ اکتوبر ۳۰ء کو سیرۃ خیر البشر پر بوقت ½۶ بجے شام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر محمد صابر صاحب کی بڑی دلچسپ تقریر کی۔ ہر فرقہ کے لوگ شریک ہوئے۔ (خاکسار محمد شفیع)

کنیان کلاں۔ (جالندھر) بعد نماز عشاء زیر صدارت چوہدری غلام محمد صاحب انسپکٹر جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں قاضی شاہ ولی صاحب پلیڈر کا فضائل نبوی پر لیکچر ہوا۔ نیز چوہدری امیر محمد خان صاحب انسپکٹر کی تقریر بھی ہوئی۔ (خاکسار نبی بخش احمدی)

فتح پور ضلع گجرات۔ ۲۶ اکتوبر ۳۰ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرزا محمد حسین صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کی تقریریں سیرۃ خاتم النبیین کے موضوع پر ہوئیں۔ (خاکسار عبدالکریم)

گولیکی (گجرات) جامع مسجد میں زیر صدارت پیر اللہ دتا صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی اصحاب شریک ہوئے۔ حافظ عباس علی صاحب اور چوہدری امام الدین صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ (پیر بشیر احمد)

کاہنہ (ضلع گجرات) زیر صدارت چوہدری نبی بخش صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ محمد عبداللہ صاحب نے تقریر کی۔ (پیر بشیر احمد)

کوٹ مومن۔ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں میاں خدا بخش صاحب نمبردار نے تقریر کی۔ (خاکسار دوست محمد)

جھاوریاں (ضلع شاہپور) ملک دوست محمد خان صاحب کی صدارت میں جلسہ کیا گیا۔ چودھری ولی محمد صاحب احمدی نے مضمون سنایا۔ (خاکسار عبداللطیف)

بھاگووارائیں :- (کپور تھلہ) جلسہ منعقد کر کے تقریر کی گئی جسے لوگوں نے دلچسپی سے سُنا (عبدالخالق)

شاہ پور (گورداسپور) جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں منشی محمد رمضان صاحب اور میاں محمد ابراہیم صاحب نے تقریریں کیں۔ (باغ محمد)

ضلع جالندھر :- راہوں۔ نواں شہر۔ کریام اور بنگہ میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جلسے منعقد کئے گئے۔ راہوں اور بنگہ کے جلسے زیر صدارت جناب چوہدری محمد عبدالرحمٰن خان صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ رئیس راہوں اور نواں شہر کا جلسہ زیر صدارت چودھری امیر چند صاحب وکیل ہوا۔ چودھری امیر چند صاحب نے ایسے جلسوں کو اتحاد و امن کی تکمیل کی بنیاد قرار دیا۔ تقریریں بڑی دلچسپی سے سنی گئیں۔

(خاکسار حاجی غلام احمد کریام)

رزمک کیمپ۔ باوجود مقامی پابندی کے ہم نے ایسی جگہ جہاں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ سیرت خاتم النبیین پر ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جلسہ منعقد کیا۔ تقریریں دلچسپی سے سنی گئیں۔ اور حاضرین بکثرت شریک جلسہ ہوئے (ملک عزیز احمد از رزمک)

تلونڈی بھنڈراں۔ زیر صدارت ڈاکٹر شیخ برکت علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ ماسٹر فضل الرحمٰن و ماسٹر محمد علی صاحبان نے تقریریں کیں۔ حاضرین بہت خوش ہوئے۔ یہ جلسہ دن کے ۴ بجے تھا۔ رات کے سات بجے باجوڑ میں جلسہ کیا گیا۔ جلوس بھی نکالا گیا۔

خانپور چک ۲۲۶ ؁۔ ۲۶ اکتوبر جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور الفضل کے خاص نمبر سے مضامین پڑھکر سنائے گئے۔

(خاکسار محمد حنیف خان)

بیرم پور :- (ہوشیار پور) ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء خاکسار کو بجوار پور ہریانہ وغیرہ مضافات میں جلسے منعقد کرانے میں بفضل خدا کامیابی حاصل ہوئی۔ خان صاحب چودہری فضل محمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی بلیڈر کی امداد کا شکریہ ادا کرتا ہوں

(خاکسار محمد علی خان اشرف)

سمبڑیال :- میں زیر صدارت ملک امام الدین صاحب جلسہ ہوا۔ جو رات کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوتا رہا۔ ماسٹر محمود احمد صاحب ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب بابو غلام نبی صاحب میاں اللہ رکھا صاحب نے تقریریں کیں۔

(ملک سراج دین احمدی)

مظفر گڑھ :- شیخ اللہ بخش صاحب ذیلدار کے احاطہ میں صبح ۹ بجے سے ½۱۲ بجے تک اور رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اجلاس ہوئے۔ جلسہ کے صدر راجہ علی محمد خان صاحب۔ ای۔ اے۔ سی تھے۔ اور مقررین مولوی غلام محمد صاحب وکیل مولوی غلام رسول صاحب محدث۔ عبدالمجید خان صاحب وکیل مولوی مشتاق احمد صاحب اور خاکسار تھے ہر دو اجلاس کامیاب رہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

ڈسکہ :- بموجب تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء سیرت خیر البشر پر زیر صدارت ڈاکٹر غلام حسین صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی جلسہ ہوا جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور مولوی ظفر محمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے تقریریں کیں۔ مولوی فضل الدین صاحب نے بھی تقریر کی۔ (خاکسار احمد الدین ڈسکہ ضلع گجرات)

دہلی :- سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ پریڈ کے میدان میں نہایت کامیابی کے ساتھ زیر صدارت جناب خواجہ حسن نظامی صاحب ۲۶ اکتوبر منعقد ہوا۔ مختلف اقوام کے قریباً دس ہزار افراد شامل ہوئے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے سرکردہ اصحاب مثلاً نواب سراج الدین صاحب سائل۔ مولوی سید محمد صاحب پروفیسر مولانا غلام احمد صاحب قاری سرفراز حسین صاحب۔ نواب سید غوث محمد صاحب شریک ہوئے۔ دیگر مذاہب کے اصحاب میں سے رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب راؤ ہری چند صاحب۔ مسٹر ایس۔ ایس شرما۔ ایم۔ اے۔ منشی پیارے لال رونق۔ اور مسٹر بلدیو سنگھ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر تقریریں کیں (عبدالحمید)

کپورتھلہ :- ۲۶ اکتوبر زیر صدارت لالہ سندر داس صاحب سابق انسپکٹر مدارس ریاست کپورتھلہ جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد ہاشم صاحب مولوی فاضل اور سید عبدالحمید صاحب سابق جج چیف کورٹ کپورتھلہ اور مولوی منظور حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کی مساعی کی بڑی تعریف و توصیف فرمائی۔ (خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ کپورتھلہ)

سنور :- جامع مسجد واقع محلہ خوشابیاں میں جلسہ منعقد ہوا۔ صبح ۸ بجے سے ½۱۱ بجے تک اور بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک تقریریں ہوتی رہیں۔ اختتام جلسہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ بڑی کامیابی سے جلسہ ہوا (خاکسار عبدالغنی خان پنشنر)

سلون ضلع رائے بریلی میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء سیرت خیر البشر پر جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولوی محمد عمر صاحب بانی مدرسہ امدادیہ اسلامیہ عربیہ و سید خورشید حسین صاحب نے برجستہ تقریریں کیں (خاکسار مبارک اللہ)

ڈیرہ دون :- زیر صدارت جناب حاجی عبدالشکور صاحب سوداگر جلسہ منعقد ہوا۔ ہر فرقہ کے ہندو مسلمان شریک جلسہ ہوئے۔ ڈاکٹر بانکے لال صاحب بابو محمد حنیف صاحب اہلحدیث اور مولوی محمد سلیم صاحب قادیانی نے تقریریں کیں (خاکسار خواجہ غلام نبی)

کالا گجراں (جہلم) ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء زیر صدارت چودہری غلام احمد صاحب ذیلدار اور زیر انتظام چودہری حسن علی صاحب سب انسپکٹر پولیس جلسہ منعقد ہوا حاضری ۴۰۰ صد کے درمیان تھی۔ ڈاکٹر امیر بخش صاحب پنشنر۔ پنڈت جگناتھ صاحب پنشنر مولوی غلام اعظم صاحب۔ بھائی گورمکھ سنگھ صاحب مولوی عبدالاحد صاحب قادیانی نے تقریریں کیں۔ اختتام جلسہ پر مقررین و روسائے شہر کی مٹھائی اور چائے سے دعوت کی گئی۔ ہندو مقررین کے لیکچر بہت دلکش و مودت افزا تھے۔

(خاکسار محکم دین)

مزنگ لاہور :- زیر صدارت ملک فتح شیر خان صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں میاں فضل کریم صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل۔ مولوی عبدالسلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے تقریریں کیں۔ نیز ایک جلسہ مستورات کا بھی زیر صدارت مکرمہ فاطمہ کنیز صاحبہ ہیڈ استانی گرلز سکول مزنگ منعقد ہوا۔ جس میں چار مستورات نے تقریریں کیں۔ (خاکسار علی محمد از لاہور)

نینی تال :- قصبہ کی مسجد میں رات کے ۸ بجے سیرت خاتم النبیین پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ عنایت حسین صاحب و مولانا محمد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔

(خاکسار اصغر خان احمدی از نینی تال)

پائیل (ریاست پٹیالہ) ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء سیرت خیر البشر پر رات ½۱۱ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔ ہر طبقہ کے لوگ شامل جلسہ ہوئے

پٹیالہ شہر :- زیر صدارت شیخ محمد شفیع صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پٹیالہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار و مسٹر صلاح الدین صاحب اور لالہ خوشی رام صاحب آڈیٹر محکمہ اکونٹنٹ و سردار سری رام سنگھ صاحب صوبیدار کے لیکچرز ہوئے۔ ان کے علاوہ مسٹر صادق حسین صاحب و میر سید علی صاحب و مسٹر ریاض الحق صاحب کی تقریریں بھی ہوئیں۔ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔ (راقم خاکسار محمد حسین سیکرٹری تبلیغ پٹیالہ)

سڑوعہ :- جلسہ مستورات خیر البشر میں چودہری چھجو خان صاحب امیر جماعت و چودہری عزت علی خان صاحب سب رجسٹرار کے لیکچروں کے علاوہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت چودہری چھجو خان صاحب نے بھی مضمون پڑھکر سنایا۔

چھوڑی۔ دیال۔ گھانگو۔ مکند پور تھانہ (ہوشیار پور) میں منشی عبداللطیف خان صاحب منشی عبدالعزیز خان صاحب منشی علی محمد صاحب کے لیکچرز ہوئے۔ جلسے کامیابی سے سرانجام پائے (خاکسار محمد علی خان سڑوعہ ضلع ہوشیار پور)

وصیّت

نمبر ۲۸۷۹ - میں حکیم مولوی انوار حسین خان ولد مولوی فضل حسین خان قوم پٹھان پیشہ زمینداری عمر ۶۸ سال بیعت سنہ ۱۸۹۳ء ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲ رجون سنہ ۲۸ء اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں نے وصیت نامہ مورخہ ۱۴ ردسمبر سنہ ۱۹۰۶ء بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان رجسٹری شدہ تحریر کیا تھا جس کا نمبر ۲۷۷ ہے۔ اور وہ اس وجہ سے مسترد کردیا گیا تھا۔ کہ جائداد کا انتظام نہیں کیا جاسکتا ؛

یہ وصیت نامہ ۱۴ ردسمبر سنہ ۱۹۰۶ء منسوخ کرکے اب اس طرح پر ترمیم کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت موجودہ جائداد و املاک کی قیمت بعد مجرائی بار قرضہ واخراجات ضروریہ مالگذاری وغیرہ تخمیناً ۱۸ ہزار روپیہ کی حساب سے ہوتی ہے۔ اس کا ⅙ حصہ جو کہ تین ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ اس کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر مبلغ تین ہزار روپیہ میری زندگی کے بعد میرے ورثا دینگے۔ تو اس وصیت سے سبکدوش ہوجاؤنگا۔ اور یہ میرے ورثا کے ذمہ لازمی اور لابدی ہوگا۔ کہ بعد وفات وصیت کے بار کو ادا کریں۔ درصورت خلاف ورزی کے بذریعہ عدالت مجاز کے مبلغ تین ہزار یا جس قدر کہ منجملہ اُس روپیہ کے حساب سے نکلے ورثا کو پابند ہونا پڑیگا۔ اور بعد میری وفات کے جس قدر متروکہ جائداد ہوگی۔ اور اس پر موجودہ حالت میں جو کچھ کہ بار ہے۔ اس سے زائد کی قرار پائیگی۔ تو اس کا بھی ⅙ حصہ کا اختیار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل ہوگا۔ اس وقت کی موجودہ حالت کے حساب سے ⅙ حصہ میں بعد منہائی بار کے تخمیناً تین ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ بعد میری وفات کے اگر اس سے زائد جائداد موجودہ حالت سے ہوگی۔ تو اس کا بھی استحقاق کل جائداد متروکہ میں سے ⅙ حصہ کا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل ہوگا۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھدیا۔ کہ سند بکار آمد ہو۔ فقط العبد:- انوار حسین خان احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:- عبدالقادر خان۔ گواہ شد:- ولی اللہ خان۔ گواہ شد:- محمد یحییٰ خان۔

لائبریرین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان ؛

آپ

الفضل میں کم از کم تین ماہ کے لئے اپنا اشتہار دے کر تجربہ کر لیجئے۔ کہ کس قدر فروغ آپ کی تجارت کو ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر طبقے ہر مذاق کے لوگوں میں پڑھا جاتا ہے ؛

---

(۱) نہایت اعلےٰ خوبصورت

اور پائیدار خاص ولایتی فونٹین پن۔ شرفا کا پسند کیا ہوا۔ دفتر دوکان۔ گھر اور بازار میں ہر جگہ کام دینے والا۔ نب قیمتی اور کم گھسنے والا۔ یہی قلم جسکو دوسری فرمیں اس سے ڈیوڑھی قیمت میں فروخت کررہی ہیں۔ ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط۔ قیمت معہ ایک شیشی سیاہی کے ۱۲؍ محصولڈاک حوالہ اخبار پر معاف ؛

(۲) کیک بنانے کے خوبصورت سانچے

مُعزز گھروں میں رکھنے کی ضروری چیز "ان سانچوں کو ملازم حضرات اور رئیس زمیندار ذیلکے علاوہ معزز بیگمات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ بازار سے ناقص کیک خریدنے کی بجائے بہتر ہے۔ کہ آپ کے باورچی خانہ میں خالص چیزوں سے تیار ہوں۔ کیک بنانیکا آسان ترکیب پرچہ ہمراہ ارسال ہوگا۔ قیمت معہ محصولڈاک دو روپے فی درجن ؛

شیخ عبدالعزیز۔ محمد پور منٹگمری پنجاب

پیداوار سن کی منڈی

خریداران پیداوار سن کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہماری دکان پر نہایت عمدہ پیداوار سن کا ذخیرہ موجود ہے۔ اور معقول کمیشن پر مال بیرونجات کو روانہ ہوتا ہے۔ قیمت طلب وی۔ پی پر بھی مال روانہ ہوتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔ روانگی کے جملہ اخراجات بذمہ خریدار رہینگے۔ مال عمدہ اور کفایت روانہ کیا جائیگا۔ احمدی خریداران خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ پتہ:- احمد حسین فضل حسین احمدی سوداگر پیداوار سن۔ بازار قصبہ میران پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور (یو۔پی) ای۔ آئی۔ آر ؛

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنیکا ذریعہ

اس وقت یہ ہے۔ کہ

آپ امریکہ کے مشہد سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور نئے کٹ پیس کی تجارت کریں۔ جس میں قلیل سرمایہ اور کم محنت سے آپ معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر آپ کسی وجہ سے خود مال فروخت کرنے سے قاصر ہوں۔ تو یکصد روپیہ یا اس سے زائد جس قدر مہیا کرسکیں۔ کمپنی ہذا کے کاروبار پر لگاکر گھر بیٹھے معقول منافع حاصل کریں۔ ہر مقام کے لئے مستعد اور بارسوخ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر قواعد اور پرائس لسٹ طلب کریں ؛

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۴

تار کا پتہ:- Victorious

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہے۔ یا مُردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ؍) ؛

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا ؛

حبِّ مقوّی اعصاب
فولادی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے۔ چست وتوانا بنانے رنگ سُرخ کرنے اور دماغ کے لئے خاص علاج ہیں ؛

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲۷ر اکتوبر - گول میز کانفرنس کے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کو ہوائی فوج کا مظاہرہ دیکھنے کے لئے بلایا گیا تھا - اس لئے ڈیلیگیٹ کرائیڈن گئے - جہاں مظاہرہ ہونے والا تھا - لیکن جب وہ وہاں پہونچے - تو ان کے بیٹھنے کا کوئی انتظام نہ تھا - وہ وہاں دو گھنٹے کھڑے سردی اور ہوا کا نشانہ بنتے رہے - لیکن نمائندگان نوآبادیات کا سرکاری طور پر استقبال کیا گیا - ہندوستانی ڈیلیگیٹ اس امتیازی سلوک سے بہت ناراض ہوئے - اور مظاہرہ شروع ہونے سے پیشتر ہی وہ سب کے سب وہاں سے احتجاجاً چلے آئے - بعد میں مسٹر سٹوارٹ پرائیویٹ سیکرٹری وزیر ہند نے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں سے ملاقات کی - اور وزیر ہند کی طرف سے معافی مانگی ۔

پونا - ۲۷ر اکتوبر - بلگام کی اطلاعیں مظہر ہیں - کہ وہاں پولیسیوں پر سنگباری کی گئی ۔

گوالیار ریاست میں حکام کی طرف سے ایک آرڈی نینس جاری کیا گیا ہے - جس کے ماتحت مسٹر گاندھی کی جے اور بندے ماترم کے نعرے لگانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے - ایسے گیت گانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے - جن میں چرخے یا گاندھی کا نام ہو ۔

لارڈ برکن ہیڈ آنجہانی کے کتب خانہ کا بڑا حصہ جس میں دس ہزار نایاب کتابیں موجود ہیں - فروخت کیا جا رہا ہے - اس کتب خانے میں نہایت ہی بیش قیمت اور نادر کتابیں موجود ہیں ۔

اسیسی - ۲۵ر اکتوبر - اطالیہ کے بادشاہ کی دختر کی رسم عروسی شاہ بلغاریہ کے ساتھ ادا کی گئی ۔

پشاور - ۲۸ر اکتوبر - آفریدیوں کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی - بیان کیا جاتا ہے - کہ دیکھ بھال کرنے والی جماعتوں نے کھجوری کے میدان میں دورہ کیا - کسی قسم کا مقابلہ نہیں ہوا - اور وہ مرکزی کیمپ میں صحیح و سلامت واپس آگئیں ۔

لنڈن - ۲۵ر اکتوبر - مسٹر لائڈ جارج نے زندگی کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے کرنل میتھیاس کی حکمت عملی کا حوالہ دیا - اور کہا - اگر اس مہم کی روح بحال رکھی گئی - تو ہم سلطنت کو برقرار رکھ سکتے ہیں - لیکن اگر ہمارے ارادوں میں کمزوری نمودار ہو گئی - تو ہم نہ صرف حکومت کھو دینگے - بلکہ انگلستان اور ہندوستان دونوں کو بد امنی اور ابتری کا شکار بنانے کا موجب ہونگے - اگر ہم ہندوستان میں ناکام رہے - اور کرنل میتھیاس کے جذبہ کو قائم نہ رکھ سکے - تو ہندوستان اس وقت تک فتنہ و فساد کا گہوارہ بنا رہے گا - جب تک کوئی طاقتور اقوام قوت اور طاقت کے ساتھ اس پر حکومت کرنے نہیں آجائے گی ۔

مولانا محمد علی جو گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹ بن کر گئے ہیں - دل کی بیماری میں مبتلا ہیں - ان کو مشورہ دیا گیا ہے - کہ آپ سروست برٹش چینل (رود بار انگلستان) عبور نہ کریں - آپ سخت علیل ہیں اور پیرس میں ٹھیرے ہوئے ہیں ۔

لنڈن - ۲۸ر اکتوبر - مسٹر چرچل نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ کانفرنس کو درجہ نوآبادیات کی سکیم مرتب کرنے کا حق نہیں - یہ صرف ایک کانسٹی ٹیوشن کی سفارش کر سکتی ہے - جسے پارلیمنٹ کے دونو ہاؤس طے کریں گے ۔

طہران - ۲۶ر اکتوبر - وزیر ڈاک ایران نے آج صبح یورپ اور ایران اور ایران اور عراق کے درمیان بے تار برقی سلسلہ نامہ و پیام کا افتتاح کیا - روس ترکی اور سیریا کے ساتھ تو پہلے ہی بے تار برقی کے ذریعہ نامہ و پیام کا سلسلہ جاری تھا - اہم سیاسی امور اور سیاسی فوائد کے علاوہ خبر رسانی کے اس نئے سلسلہ سے ایران اور دوسرے ممالک کے درمیان تعلقات اور بھی خوشگوار ہو جائینگے ۔

کلکتہ - ۲۶ر اکتوبر - ایڈیشنل چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ جوڑا گان کی عدالت میں ایک شخص کے درخواست دینے پر ایک ڈیڑھ سالہ عمر کی بچی کو پیش کیا گیا - اس لڑکی کے چار پاؤں اور چار بازو ہیں - لڑکی کے باپ نے درخواست کنندہ کے ساتھ اس امر کا ٹھیکہ کیا تھا - کہ وہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں بغرض تماشا لڑکی کو پھرائے ۔

اٹاوہ - ۲۵ر اکتوبر - یو - پی کے نئے ہوم ممبر سر مزمل اللہ خان صاحب نے مقامی اسلامیہ سکول کو کالج بنانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے ۔

لاہور - ۲۵ر اکتوبر - پنجاب میں جو نیا مقدمہ سازش مرتب ہو رہا ہے - اس کے ملزموں میں سے چار پہلے سلطانی گواہ بن چکے ہیں - افواہ ہے - کہ ایک اور بن گیا ہے - یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ ان ملزموں پر ڈاکے ڈالنے قتل کی کوشش اور دیگر پولیٹیکل جرائم کرنے کا الزام ہے ۔

بمبئی - ۲۷ر اکتوبر - شیخ میمن سٹریٹ پر ایک چومنزلہ مکان میں اوپر کے حصہ میں کانگریس کا دفتر قائم کیا گیا - اور اس پر کانگریس ہاؤس کا سائن بورڈ لگا دیا گیا - ایک ہندو نوجوان نے قومی جھنڈا نصب کرنے کی رسم ادا کی - پرنسس سٹریٹ کی پولیس کو جب یہ اطلاع ہوئی - تو وہ سپرنٹنڈنٹ اور کانسٹیبلوں کے ساتھ موقعہ پر پہونچی - کہ عمارت کی تلاشی اور سامان وغیرہ ضبط کرے - پولیس نے تالا توڑا - تو وہاں کیا دیکھتی ہے - کہ پرانی جوتیوں کا ایک انبار ہے - اس کے سوائے اور کچھ نہیں ۔

جموں - ۲۴ر اکتوبر - بیان کیا جاتا ہے - کہ حکومت جموں و کشمیر نے ریاست میں کاغذ سازی کا کارخانہ کھولنے کا عزم کیا ہے - اس غرض کے لئے ابتدائی کارروائیاں بڑی سرگرمی سے عمل میں لائی جا رہی ہیں ۔

دہلی کے کپڑے والے کانگریسیوں سے تنگ آگئے - اور اب تو لڑنے مرنے کو تیار ہو گئے ہیں ۔

دہلی - ۲۷ر اکتوبر - آج صبح لال قلعہ کے سامنے پریڈ گراؤنڈ میں توپوں کی نمائش ہوئی - اور پریڈ کرنے کے بعد توپیں واپس چلی گئیں - بہت سے لوگ پریڈ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے ۔

لاہور - ۲۸ر اکتوبر - سوتر منڈی لاہور کی ایک ہندو عورت نے اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی - کہا جاتا ہے - کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا تھا - جس کے باعث اس نے یہ کارروائی کی ۔

الہ آباد - ۲۹ر اکتوبر - سٹی مجسٹریٹ الہ آباد نے آج پنڈت جواہر لال نہرو کو ہر سہ الزامات کے ماتحت مجرم قرار دیا - ہر سہ الزامات میں دو سال قید سخت اور چھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی - عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں سزائے قید کی کل میعاد دو سال اور چار ماہ ہوگی ۔

اسنٹن - ۲۴ر اکتوبر - پیراگوئے کے وزیر خزانہ سر ٹاپالہ کو کسی شخص نے ریوالور سے شدید مجروح کر دیا - وزیر خزانہ نے فوراً اپنا ریوالور نکال کر حملہ آور کو گولی کا نشانہ بنا دیا - اور وہیں ڈھیر کر دیا - کچھ دیر کے بعد سر ٹاپالہ خود بھی چل بسے ۔

لاہور - ۲۹ر اکتوبر - ہندو ممبروں کا ایک ڈیپوٹیشن گورنر پنجاب کی خدمت میں حاضر ہوا - اور درخواست کی - کہ وزارت تعلیم کا چارج ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کو دیا جائے ۔

نیو دہلی - ۲۹ر اکتوبر - آج صبح ایک مکان واقع بازار سیتارام پر پولیس نے چھاپہ مارا - اور چار بم - سو کارتوس ایک ۵ نالی پستول - ایک ریوالور - تیزاب کی ۵۰ بوتلیں - دیگر کیمیائی اجزاء اور باغیانہ لٹریچر برآمد کیا ۔

لنڈن ۲۸ر اکتوبر - سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار خصوصی لنڈن سے رقمطراز ہے - کہ معلوم ہوا ہے - انگلستان اور ہندوستان کے اعلیٰ طبقات میں پرائیویٹ وفود کے ذریعہ سے حکومت پر زور ڈالا جا رہا ہے - کہ گول میز کانفرنس کے افتتاح کے روز سیاسی قیدیوں کی ایک جماعت کو رہا کر دیا جائے - اور بعض آرڈی نینس واپس لے لئے جائیں ۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا ۔